پیغامِ حج

۱۴۲۳ھ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حج کے لئے لاکھوں مسلمانوں کا اجتماع بے مثال اور حیرت انگیز ہے۔ان چند دنوں میں پوری دنیا سے تمام مسلمان اقوام اور تمام معاشرتی طبقات سے تعلق رکھنے والے افراد اسلام اور پیغمبر عظیم الشانؐ کی جائے پیدائش اور اللہ کے گھر میں اکٹھے ہوتے ہیں اور اسرار و رموز سے بھر پور حج کے اعمال و مناسک بجالاتے ہیں۔

مفاہیم سے بھرے ان پُرشکوہ مناسک میں خداوندِ تعالیٰ کے ساتھ دلوں کے رشتے' دلوں کے ایک دوسرے سے تعلق' توحید کی بنیاد پر اقدام' عمومی جدوجہد' شیطان کو کنکریاں مارنے اور طاغوت کے انکار کی عملی اور مثالی طور پر مسلم اقوام کو تعلیم دی جاتی ہے۔اپنے بھائیوں کے ساتھ محبت اور خیر سگالی سے پیش آنا' دشمنوں کے ساتھ سختی برتنا' خود پرستی کی آلودگی سے نجات پانا اور الٰہی شان و شوکت کے بحرِ بیکراں میں ضم ہوجانا مناسکِ حج کے سانچے میں ڈھل کر جلوہ گر ہوتا ہے۔حج ملتِ مسلمہ کی پہچان ہے اور اس طرزِ عمل کی تعلیم دیتا ہے جسے اس عظیم امت کو اپنی سعادت کے حصول کے لئے اختیار کرنا چاہئے۔

حج کے مفہوم کو ایک ہی سمت تمام لوگوں کے با مقصد، شعوری اور متنوع سفر کے عمل میں خلاصہ کیا جا سکتا ہے۔ اس سفر کا مقصد خدا کی یاد اور بندگانِ خدا کی یکسوئی و یکدلی سے عبارت ہے۔ اور اس کا مقصد سعادتمندانہ انسانی زندگی کے لئے ایک مضبوط روحانی مرکز کا قیام ہے۔

عصرِ حاضر میں امتِ مسلمہ کو حج کی مثال کو سامنے رکھتے ہوئے اپنی حقیقی زندگی میں ایک عظیم اور با مقصد اقدام کی ضرورت ہے، اور مسلمان حکومتیں اور اقوام سبھی اس ذمے داری میں برابر کی شریک ہیں۔ اسلامی ممالک نے گزشتہ ایک صدی کے دوران انتہائی ناقابلِ تلافی نقصانات اٹھائے ہیں۔ مغربی سامراج اور کشور کشائی کی لہر نے مسلمان ملتوں کو سب سے زیادہ نقصان پہنچایا ہے۔ اپنی دولت اور مادّی ذخائر کی وجہ سے مسلمان استعماری ممالک کی بھرپور یلغار کا نشانہ بنے رہے، جس کے نتیجے میں وہ سیاست اور اقتصاد کے میدانوں میں (یورپ کے) دستِ نگر بن کر رہ گئے اور سائنسی و مادّی اعتبار سے پسماندگی کا شکار ہو گئے، جبکہ استعماری طاقتوں نے ان کے ذخائر اور افرادی قوت کو ہڑپ کر لیا اور اپنی طاقت و دولت میں اضافہ کیا۔

طویل برسوں کے بعد مسلمان خوابِ غفلت سے بیدار ہوئے، ان کی بیداری کی تحریک اور عالمِ اسلام میں حقوق اور آزادی کی تحریکوں نے انھیں نوید کے نئے افق سے آشنا کیا۔ آخر کار ایران میں اسلام کی کامیابی اور اسلامی جمہوری نظام کے قیام کے ساتھ ہی عالمِ اسلام میں ایک نئے دور کا آغاز ہوا۔

واضح سی بات ہے کہ دنیا میں قائم دولت و طاقت کے مراکز آسانی کے ساتھ حق کے سامنے نہیں جھکیں گے اور مسلم اقوام کو ایک طویل اور کٹھن لیکن بابرکت اور نیک انجام والے راستے کو طے کرنا ہوگا۔ اگر اس راستے کے راہی ثابت قدمی کا مظاہرہ کریں، تو اپنے آپ کو اور بعد میں آنے والی نسلوں کو پسماندگی کی ذلت اور سیاسی، اقتصادی و ثقافتی قید سے نجات دلا سکیں گے اور اسلام کے زیرِ سایہ شیریں زندگی کا ذائقہ چکھ سکیں گے۔ یہ راستہ علمی و سیاسی جدوجہد اور پوری طاقت کے ساتھ واضح و آشکار احق کے دفاع کا راستہ ہے۔ اس میدان میں مسلمان اپنی عزت

وآبرو اور پامال ہونے والے حقوق کے محافظ ہیں۔ عدل وانصاف اور انسانی ضمیر ایک آگاہ اور در گزر کرنے والا منصف ہے جو اس مظلومانہ جدوجہد کی تائید کرتا ہے۔

عالمی استکبار، یعنی تیل کی بڑی بڑی کمپنیاں اور اسلحہ بنانے والے کارخانوں کا وسیع جال، عالمی صیہونزم اور اس سے وابستہ حکومتیں، ملتِ اسلامیہ کی بیداری کے خطرے کو بھانپ کر بوکھلاہٹ کے عالم میں جارحیت کا ارتکاب کر رہی ہیں۔ سیاسی، تشہیراتی، عسکری اور دہشت گردانہ اقدامات کے پہلوؤں کی حامل یہ یلغار اب ریاستہائے متحدہ امریکہ پر حاکم فوجی حکام اور صیہونی حکومت کی واضح تشدد آمیز گفتار وکردار میں آشکار اطور پر دکھائی دیتی ہے۔

مظلوم اور خاک وخوں میں غلطاں سرزمینِ فلسطین کو ہر روز غاصب صیہونی حکومت کی سفاکانہ کارروائیوں کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ فلسطینی قوم کو قتل وغارت، تباہی وبربادی، ظلم وجارحیت، ذلت وحقارت اور توہین جیسے مصائب وآلام صرف اس جرم کی پاداش میں برداشت کرنا پڑ رہے ہیں کہ وہ نصف صدی کے بعد پوری جرائت مندی سے اپنے پامال شدہ حقوق کا مطالبہ کر رہی ہے۔

عراقی قوم کو جنگ کی دھمکیاں اس لئے مل رہی ہیں کہ امریکی حکومت تیل کی اہم معدنیات پر قبضے اور اس خطے کے تیل کے باقیماندہ ذخائر کو ہڑپ کرنے، نیز فلسطین، ایران، شام اور سعودی عرب کی سرحدوں کے قریب اپنی مؤثر موجودگی کے لئے عراق میں مستقر ہونا اور اس کے نتیجے میں عراق سمیت مشرقِ وسطیٰ کے دیگر ممالک کے مقدر سے کھیلنا ضروری سمجھتی ہے۔

افغان عوام اس لئے گزشتہ ایک سال اور چند ماہ کے دوران امریکہ اور برطانیہ کے وسیع پیمانے پر تباہی پھیلانے والے ہتھیاروں اور بموں کا نشانہ بنے اور ان کے جسم وروح نے ان کی توہین آمیز اور غاصبانہ مداخلت اور موجودگی کی تکالیف کو برداشت کیا، کہ امریکی حکومت نے اپنے ناجائز مفادات کی تکمیل اسی طرح کی ہے۔

اس سامراجی اور انسانیت دشمن نیٹ ورک کا لالچ کسی قسم کی حدود وقیود کا قائل نہیں ہے۔ امریکہ گزشتہ صدی میں لاطینی امریکہ کے ممالک پر قبضہ جمانے کے درپے رہا، تو حالیہ نصف صدی

میں وہ خطے کے تمام اسلامی ممالک کا بلاشرکتِ غیرے آمر و جابر حاکم بننا چاہتا ہے۔امریکہ کے تمام عالمی مقاصد اور نقصان دہ پالیسیوں کی بنیاد ہی غرور آمیز اور حماقت پر مبنی دعوے ہیں۔اس میں شک نہیں کہ امریکہ اور اس کے اتحادی ناکام ہوں گے اور دنیا ایک بار پھر ایک طاقتور لیکن بدمست سلطنت کا زوال اپنی آنکھوں سے دیکھے گی۔بالکل اسی طرح جیسے افغانستان اور فلسطین میں ان کے مستی کے عالم میں لگائے گئے اندازے غلط ثابت ہو چکے ہیں۔لیکن اگر امتِ مسلمہ نے (چاہے اس کی حکومتیں ہوں یا اقوام) بروقت اور خردمندی و شجاعت پر مبنی فیصلے نہ کئے' تو ایک بار پھر ان کو شدید اور حد سے زیادہ ناقابلِ تلافی نقصانات اٹھانا پڑیں گے۔

امریکہ نے اپنے نئے دیوانہ وار عمل کے دوران' جو ۱۱ ستمبر کے انتہائی مشکوک واقعات کے بعد شروع ہوا ہے' ایک تشہیراتی حملے سے بھی کام لیا ہے' یعنی اس نے جمہوریت اور دہشت گردی سے جنگ کا پرچم بلند کر کے مسلم اقوام کے سامنے مہلک ہتھیاروں اور کیمیائی اسلحوں کی مذمت میں راگ الاپنا شروع کر دیا ہے۔کیا وہ یہ نہیں سوچتا کہ ممکن ہے مسلمان اس سے یہ سوال کریں کہ یہ سب کچھ کن حکومتوں اور کن کمپنیوں نے عراق کی بعثی حکومت کے اختیار میں دیا؟

پس وہ اُنیس ہزار کیمیائی بم جن کے بارے میں تمہارا دعویٰ ہے کہ وہ عراق کی بعثی حکومت کے پاس موجود تھے اور کیونکہ ان میں سے تیرہ ہزار ایرانیوں پر گرائے گئے ہیں' لہٰذا چھ ہزار اس کے پاس موجود ہونے چاہئیں' اور تم اس بات کو عراق پر اپنے آئندہ حملے کے لئے دلیل بنا رہے ہو' اس تعداد میں اسلحے اور کیمیائی مواد کہاں سے عراق کو حاصل ہوئے؟ آیا تمہارے حلیفوں کے علاوہ کوئی اور اس تاریخی المیے کا شریکِ جرم ہے؟

آیا اس کو خیال نہیں کہ دہشت گردی کے خلاف جنگ کا دعویٰ اور نامعلوم اور مشتبہ گروہوں پر الزام تراشیاں مسلم اقوام کو فریب نہیں دے سکتیں۔جبکہ وہ دیکھ رہی ہیں کہ امریکہ دنیا کی سفاک ترین دہشت گرد حکومت' یعنی اسرائیل کی حمایت کر رہا ہے۔امریکا اس مہنگے اور دیوانہ وار تشہیراتی عمل کے ذریعے مسلم اقوام کی نظر میں اب جھوٹ' مکر و فریب اور چالبازی کے پیکر میں تبدیل

ہو چکا ہے۔

غرور ونخوت کے نشے میں چور امریکہ کو فلسطین اور افغانستان میں اپنے مقاصد حاصل نہیں ہو سکے۔ اور اس بے پناہ مادّی اور روحانی سرمایہ کاری سے سوائے نقصان کے اس کو کچھ ہاتھ نہیں آیا۔ اور انشاء اللہ اس کے بعد بھی یہی صورت رہے گی۔ عراق میں بھی اس کا دعویٰ ہے کہ وہ بعثی حکومت اور صدام کی سرنگونی چاہتا ہے' اور یقیناً وہ جھوٹ بول رہا ہے' اس کا اصل مقصد اوپیک تنظیم پر قبضہ کرنے اور علاقے کا تیل ہڑپ کرنے کے علاوہ صہیونی حکومت کی اور قریب سے حمایت اور اسلامی ممالک ایران' شام اور سعودی عرب کے خلاف نزدیک سے سازشیں کرنا ہے۔

مسلّمہ امر یہ ہے کہ اگر امریکہ عراق پر چاہے جنگ کے ذریعے یا جنگ کے بغیر ہی قبضہ کر لیتا ہے' تو سب سے پہلے اس معاندانہ قبضے کی بھینٹ عراقی عوام چڑھیں گے اور اس (علیحدہ) تاریخ کی حامل قوم کو عزت ووقار' غیرت وناموس اور دولت وثروت کی قربانی دینا پڑے گی اور اگر اس قوم اور اس کے پڑوسی ممالک نے ہوش سے کام لیا' تو (امریکا کو) یہ مقاصد حاصل نہیں ہو سکیں گے' انشاء اللہ۔

استکبار کو پتہ ہے کہ مسلم اقوام اور حکومتوں کی استقامت اور اولوالعزمی کا سرچشمہ اسلام اور اس کی حریت آمیز تعلیمات ہیں' اسی لئے اس نے اسلام اور مسلمانوں کے خلاف وسیع پیمانے پر نفسیاتی جنگ چھیڑ رکھی ہے۔ گیارہ ستمبر کے واقعات کے بعد جبکہ صہیونیوں کے طاقتور خفیہ نیٹ ورک کو موردِ الزام ٹھہرانے کے لئے بے شمار قرائن وشواہد پائے جاتے ہیں' امریکہ نے فوراً ہی اسلام اور مسلمانوں کو مشتبہ افراد کی فہرست میں شامل کر کے شب وروز اس کا ڈھنڈورا پیٹنا شروع کر دیا اور کچھ مسلمانوں کو امریکہ اور افغانستان' نیز دوسرے ممالک سے گرفتار کر کے خوفناک جیلوں میں اذیت وآزار دی جانے لگی۔ نہ تو ان افراد پر اب تک کوئی الزام ثابت ہوا ہے اور نہ ہی نام وشہرت رکھنے والے ملزمان امریکیوں کے ہاتھ آسکے ہیں' پھر بھی اسلام اور مسلمانوں کے خلاف نفسیاتی جنگ نہیں رکی اور شاید یہ جنگ اس قدر جلد رکنے والی بھی نہیں ہے۔

اسلام آزادی، انصاف اور حق طلبی کا مذہب ہے۔ اصل جمہوریت (اور عوامی حکومت) وہی دینی جمہوریت (اور عوام کی مذہبی حکومت) ہے جو ایمان اور مذہبی فرائض کی بنیادوں پر قائم ہوتی ہے اور جیسا کہ مملکتِ اسلامی ایران میں دیکھا جاسکتا ہے، وہ جمہوریت جو امریکہ عرب اور اسلامی ممالک کے عوام کو دینے کا دعویدار ہے وہ اس کی گولیوں، بموں اور میزائلوں سے زیادہ خطرناک ہے۔ دشمن کھجور کا ایک دانہ بھی ہم کو دے تو اطمینان نہیں کیا جاسکتا کہ وہ مہلک زہر میں ڈوبا ہوا تو نہیں ہے۔ امتِ مسلمہ افریقہ، مشرقِ وسطیٰ اور مغربی ایشیا میں بارہا حتیٰ گزشتہ چند برسوں کے دوران اس امر کا تجربہ کر چکی ہے۔ ملتِ اسلامیہ کو ایسے حساس اور خطرناک حالات میں ہمیشہ سے زیادہ حج کی مثالی (عبادت) سے سبق حاصل کرنے کی ضرورت ہے۔ ایک ایسے اقدام اور تحریک کی ضرورت ہے جو با مقصد ہو، جو پوری آگاہی، تنوع اور ہمہ گیر پہلوؤں کے ساتھ قرآنی مقاصد کے تحت اسلام کی سیدھی راہ میں ہو، جیسا کہ خداوندِ متعال کا ارشاد ہے: ''ایمان والے ہمیشہ اللہ کی راہ میں جہاد کرتے ہیں اور جو کافر ہیں وہ طاغوت کے لئے لڑتے ہیں''۔ ''لہٰذا تم شیطان کے دوستوں (اور ساتھیوں) سے جہاد کرو، بیشک شیطان کا مکر بہت کمزور ہے۔'' اور اللہ تعالیٰ (قرآنِ مجید میں یہ بھی) فرماتا ہے: ''موسیٰ نے اپنی قوم سے کہا کہ اللہ سے مدد مانگو اور صبر سے کام لو، زمین اللہ کی ہے، وہ اپنے بندوں میں جس کو چاہے اس کا وارث بنا دیتا ہے اور آخری نتیجہ بہرحال پرہیز گاروں کے لئے ہے۔''

والسلام علیکم ورحمۃ اللہ

سید علی حسینی خامنہ ای

ذی الحجہ الحرام ۱۴۲۳ھ